(62)

حیاتِ مابعد

(علم و بصیرت کی روشنی میں)

گویا جہاں آبادی، ضامن حسین نقوی

(از) سید ضامن حسین نقوی گویا جہان آبادی
مصنّفِ فلسفہ نفس، اصلِ حیات، انسان و انسانیت
فلسفہ خودی و بیخودی، اسرارِ ہستی تجدد امثال وغیرہ

ان علمی صورتوں کی بھی کوئی حد نہیں ہے اس مقام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذرہ ذرہ اپنے سینے میں ایک علمی دنیا رکھتا ہے پھر ان علمی دنیاؤں کی کیا انتہا نہ ثوابت و سیار نہ ذرہ و آفتاب نہ ارض و سما نہ بحر و بر یہ سب علمی صورتیں ہی ہیں جو چاروں طرف چھائی ہوئی ہیں۔ اس نظر سے دیکھئے تو بجز علم باری تعالیٰ نہ اور کوئی شے محسوس بالحواس ہے نہ مدرک بالعقل مگر اس کے ساتھ لَا یُحِیطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ بھی ہے یعنی نہ کوئی صورت علمی اس کے علم کا احاطہ کر سکتی ہے نہ ان تمام علمی صورتوں کا مجموعہ۔

؎ شاہدِ معنی یقیناً پردہ بر انداز ہے
ہر حجاب اٹھا ہوا ہو راز پھر بھی راز ہے

افلاطون کے فلسفہ الٰہیات کی بنا بھی تصورات کلیہ ہی پر ہے اور تصورات کلیہ کے معنی بھی وہ ہیں جو اعیان ثابتہ کے ہیں مگر اس اتحاد علم و انکشاف کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضرت ابن عربی کا یہ انکشاف فلسفہ افلاطون سے ماخوذ ہے جیسا کہ بعض ناواقف فیضانِ فطرت گمان کرتے ہیں کیا ایک ہی دریا سے چند ہم کیف موجیں پیدا نہیں ہو سکتی ہیں یا واردات قلبی میں توارد ممکن نہیں ہے، مگر کائنات کو علمی صورتوں کا مجموعہ سمجھنے کے معنی عالم کو خیالی قرار دینے کے نہیں ہیں۔

Marfat.com

عالم کوئی خیالی شے نہیں، مقامِ علم و بصیرت و عمل ہے

۱۷۔ پہلے کے سب سوفسطائی اور کچھ ویدانتی بھی عالم کو عالم خیالی سمجھتے تھے اور آج بھی ان کے بعض جانشین بہ تغیر خفیف پائے جاتے ہیں[1] ہاں خیالوں کی دنیا میں بہاروں کے خواب دیکھنے والے اپنی محبوب زندگی کے دائرہ سے کیوں قدم آگے بڑھائیں اور کیوں نہ تمام عالم کو خیالی سمجھیں، لطف تخیل تو یہی ہے کہ ہر شے کو اپنے رنگ میں رنگ لیں وہ کیا جانیں کہ زندگی مسلسل عمل ہے اور انسان صحیح معنوں میں بہ تقاضائے حیات ایک عامل دائمی ہے۔

کائنات کا قوانینِ فطرت کے ذیل میں مطالعہ کیجئے، معلوم ہوگا کہ کائنات کے ہر ذرہ کا ایک فطری فریضۂ عمل ہے اور تمام کائنات بحیثیت

---

[1] ملاحظہ ہو ڈگلس فاسٹ کی کتاب THE WORLD AS IMAGINATION

Marfat.com

مجموعی مصروف عمل دائمی ہے۔ کیا خیال کی دنیا اسی کا نام ہے؟ کہاں پراگندہ خیالاتِ انسانی اور کہاں مرتب نظامِ اعمال یعنی کائنات کوئی نسبت بھی ہو۔ قانونِ بقائے اصلح کے یہ معنی ہیں کہ ان جامد و بے عمل زندگیوں کا وجود کائناتِ عمل، حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتی ہے جو مزاحمتِ گرد و پیش کا کامیاب مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں اور وہ زندگیاں اپنی قربانیوں سے بقائے دوام حاصل کرتی ہیں جو ماحول کی ہر ابتلا و آزمائش پر تادمِ آخر غالب رہتی ہیں۔ مرزا غالب کے حسب ذیل تین چار شعر پڑھئے اور غور فرمائیے کہ یہ کس فضائے احساس میں کہے گئے ہیں یا کن لوگوں کے ذوق کی ترجمانی ان اشعار میں ہے:۔

۱۔ دل ڈھونڈھتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

۲۔ انسان ہے بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

۳۔ ہستی کے تو فریب میں مت آئیو اسد
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

۴۔ جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
جز وہم نہیں ہستیٔ اشیا مرے آگے

Marfat.com

ایک یہ حقیقت محتاجِ ثبوت نہیں کہ اکثر شعرا کی قوتِ عمل یا تو ضعیف ہو جاتی ہے یا ختم اس لئے وہ بلنبیر سوچے سمجھے وہی کہتے ہیں جو بے عمل سوفسطائیت کا نقطہ نظر ہے یعنی تمام کائنات ایک خیالی شے ہے مگر عالم کو خیالی سمجھنے والوں نے (وہ شاعر ہوں کہ غیر شاعر) کبھی اس سوال پر غور نہیں کیا کہ اگر عالم ایک خیالی شے ہے تو کس کے خیالات کا مجموعہ ہے انسانی خیالات کا مجموعہ تو ہو نہیں سکتا اس لئے کہ انسانی خیالات تو محسوسات کے پیدا کردہ ہوتے ہیں یعنی انسان جس شے کو محسوس نہیں کر سکتا ہے اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا ہے اس ترتیب احساسات و خیالات سے ظاہر ہے کہ عالم محسوسات جو خیالاتِ انسانی سے مقدم ہے خیالات انسانی کا مجموعہ نہیں ہو سکتا اس احساس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ خیالات انسانی جو جذباتِ انسانی کے تابع ہوتے ہیں جذبات کے ساتھ ہر وقت بدلتے رہتے ہیں کبھی کوئی جذبہ انسان پر طاری ہوتا ہے کبھی کوئی، کبھی انسان خوش ہے کبھی غمگین کبھی کسی شے کی رغبت اپنے دل میں پاتا ہے کبھی کسی شے سے نفرت، کبھی مکروہات سے گریز کرتا ہے کبھی مکروہات کے دفع کرنے کو اقدام اس لئے خیالات بھی حسب جذبات کبھی کچھ ہوتے ہیں کبھی کچھ یعنی خیالاتِ انسانی میں کوئی تسلسل یا کوئی ترتیب و نظام نہیں پایا جاتا ہے مگر پراگندہ خیالات انسانی کے برخلاف

Marfat.com

کائنات ایک مرتب و منظم شے ہے پھر اسے مجموعۂ خیالات کس طرح مانا جاسکتا ہے ہاں اگر اس نظریہ خیال کے یہ معنی ہوں کہ عالم خیالاتِ انسانی کا مجموعہ نہیں ہے خدا کے خیالات کا مجموعہ ہے تو سوال یہ ہوگا کہ ذاتِ خدا میں خیالات کا وجود کس طرح معلوم ہوا اگر سوفسطائیوں نے اپنے خیالات پر قیاس کیا تو یہ قیاس قطعاً قیاس مع الفارق ہے خدا کو خدا سمجھنے یا ماننے کے بعد اس کی ذات و صفات کو اپنی ذات و صفات پر قیاس کرنا جنون و دیوانگی ہی ہے لیکن سوفسطائی تو خدا کے قائل ہی نہیں ہوتے پھر عالم کو کس کے خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں؟ اصل یہ ہے کہ راحت و عیش پسند ذہنیتیں ہمیشہ غور و فکر سے گریز کرتی ہیں اور یہ غور و فکر سے گریز ہی ہے کہ کائنات کو بغیر سوچے سمجھے آسانی سے خیالی سمجھ لیا جائے اس لئے کہ اس تخیل کے بعد کسی زحمتِ تحقیق کے اٹھانے کی کوئی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی بالیقین کائنات نہ کوئی خیالی شے ہے نہ خیالی ہو سکتی ہے البتہ مقام علم و بصیرت و عمل ضرور ہے۔

واضح رہے کہ علم باری تعالیٰ سے خیالات انسانی کو کوئی نسبت نہیں کہ علم باری علم حضوری ہے نہ موخر معلومات ہے رہ شروط معلومات مگر خیالاتِ انسانی محسوسات و معلومات سے موخر ہوتے ہیں اس لئے کائنات کو باری تعالیٰ کی علمی صورتوں (صور علمیہ) کا مجموعہ تو مانا جاسکتا ہے

مگر مجموعہ اوہام وخیالات کسی طرح نہیں مانا جاسکتا' علم باری وخیالاتِ انسانی کے فرق پر غور کیجئے آپ خود اس نتیجہ پر پہنچیں گے مگر اس تفحص یعنی اس جستجوئے حقیقت سے پہلے بصیرتِ توحید ویقین ہستی مطلق ضروری ہے کائنات کا وجود خدا کے علم ہی میں ہے ہمارے احساسات کائنات کو ایک خارجی شے صرف اپنے نظام کی مناسبت سے پاتے ہیں، حد نہ کائنات علم باری کے لحاظ سے وہ محیط ہر جزو وکل ہے کوئی خارجی شے نہیں ہے

دارین ہے اک پرتو علم باری
ہر شے پہ ہے اک وحدت علمی طاری
کیا ذرہ وخورشید ونجوم ومہتاب
ہے بحرِ شہود اپنی فضا میں جاری

Marfat.com

خودشناسی

۱۴۔ کسی انسان کو اس حقیقت کا شعور ہو یا نہ ہو ہر انسان جو کچھ محسوس و معلوم کرتا ہے اس میں اپنے آپ کو ہی پہچانتا ہے خودشناسی (SELF CONSCIOUSNESS) یہی نہیں کہ انسان اپنے شعور میں اپنے آپ کو پاتا ہے اگر کائنات کے دائرۂ تکوین کا مرکز انا (EGO) نہ ہوتا تو کائنات میں کچھ بھی نہ ہوتا[1] یہاں انا سے مراد انائے جزوی نہیں حقیقت کائنات کی اسی کا ایک پرتو خاص نفس انسانی ہے جیسا کہ کہا جا چکا ہے حدیث لولاک کے مفہوم کو جزو بصیرت بنائے بغیر تنہا فکر سے یہ راز سمجھ میں نہیں آ سکتا ہے کہ حقیقت انسان کامل کس طرح تمام مظاہر کائنات کی نقطۂ آغاز و متمم دائرہ منتہا ہے

---

[1] یہ تجھ میں شعور اپنا کہاں سے آیا — اندھے ہی دریا تجھے باہر لایا
ہے پرتو نور خود شعوری تیری — خورشید نہ ہوتا تو کہاں تھا سایہ
[1] اگلے صفحہ پر

Marfat.com

مقصود تعمیر، تعمیر سے مقدم ہوتا ہے، انسان کامل و انسانیت کبریٰ مقصود آفرینش ہے اس لئے یہ احساس اپنے مقام پر صحیح ہے کہ ہر ذرہ کائنات میں تجلی مقصود آفرینش ہے۔ مسئلہ بے حد نازک ہے ہر حرف روئے معنی پر نقاب افگن معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں اس سے زیادہ اور ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

علم اک نکتہ ہے، وہ نکتہ ہے عرفان وجود
مردِ خود فہم نہیں ہوتا پرستارِ نمود
خود کو پہچان دو عالم میں وہاں تک تو ہے
تو جہاں تک ہے طلبگار جمال مقصود

حسانہ

کراچی، ۲۷ جولائی ۱۹۵۸ء

ضامن نقوی

نوٹ ۲ صفحہ سابق

لے حدیث لولاک کا مفہوم یہ ہے کہ اگر پروردگار انسان کامل کو نہ پیدا فرماتا تو ارض و سما میں کسی شے کو پیدا نہ فرماتا کہ یہ پوری انجمن انسان کامل ہی کے لئے آراستہ کی گئی ہے۔

Marfat.com

فرہنگ اصطلاحات جس میں بعض مشکل الفاظ کی شرح مطالب ہے

(۷۳)

اعیان جمع ہے عین کی اصل وحقیقت اعیانِ ثابتہ ثابت شدہ حقائق

اَنا اُنائے جزوی نفس انسانی اُنائے کلی نفس کائنات اُنائے انسانی وہ ہے جس کو لفظ "میں" یا "ہم" سے ہر شخص تعبیر کرتا ہے انگریزی میں SELF یا EGO سے یہ مفہوم ادا ہوتا ہے۔

اَنانیت صفت اُنائے انسانی عربی میں انا سے اُنانیت ہے اور فارسی میں خود سے خودی جو تعلق اُنا کا انانیت سے ہے وہی نسبت خود کو خودی سے ہے صرف الفاظ کا فرق ہے اُنا اور خود انانیت وخودی کا مفہوم ایک ہی ہے۔ متقدین کے فلسفۂ اخلاق اور بعض صوفیہ کی اصطلاح میں پندار وغرور کے معنی میں انانیت اور خودی کا استعمال ہوا ہے مگر جن محققین نے حقیقت انسانی پر غور کیا ہے وہ ان

Marfat.com

معنوں میں انانیت یا خودی کا استعمال نہیں کرتے حضرت مجدد صاحبؒ نے اپنے مکتوبات کی جلد دوم کے مکتوب ۴۵ میں بتایا ہے کہ صحیح مفہوم اَنا کیا ہے۔

استقرا مشاہدۂ جزئیات سے، فطرت کے قوانینِ کلیہ کا استخراج استقرا ہے مثلاً جب اکثر اجسام پر حرارت کا یہ اثر تجربہ میں آیا کہ حرارت اجسام کے حجم کو پھیلا دیتی ہے تو یہ تصور کلی جزوِ علم و ادراک ہو گیا کہ بالعموم حرارت اجسام کے حجم کو پھیلا دیتی ہے یہی کلیہ نتیجہ استقرائی ہے اور یہی قانون فطرت۔

استخراج نکالنا، برآمد کرنا۔

انبساط انشراح ۔ کھلنا۔

انفس جمع ہے نفس کی (نفس میں ف ساکن ہے)۔

الٰہیات علم حقائق ماورائے طبیعات، وہ تمام مسائل جو تجربہ و مشاہدہ کی دسترس سے باہر ہیں الٰہیات ہی کے مسائل ہیں۔۔

الہام حیات موجودہ میں وجدان کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ درجہ جو کاشفِ اسرار غیبیہ ہوتا ہے۔

اعضا دل، دماغ عضو میں ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ جوارح

استفادہ فائدہ حاصل کرنا۔

افادیت فلسفہ اخلاق کا وہ مسلک جو کسی عام عملی فائدہ کو معیار حسن اخلاق و اعمال بتاتا ہے۔

ارتقا ترقی کرنا، مراد اس سے نظریہ نشو و ارتقائے حیات ہے جس کی صراحت اس مقالہ میں اپنے مقام پر ہے

اضافی زائد غیر حقیقی نظریہ اضافیت آئنسٹائن کا وہ نظریہ جس میں وہ فاصلے اور وقت کے وجود کو محض نسبتی قرار دیتا ہے حقیقی نہیں اس کے نزدیک فاصلہ اور وقت کا دراصل کوئی وجود نہیں ہے۔

انعکاس عکس پذیر ہونا

انسانیت کبریٰ آدمیت کاملہ انسانیت مکمل

اعراض جمع ہے عرض کی عرض بمعنی غیر مستقل مظاہر و اشکال (FORMS)

Marfat.com

افراد جمع ہے فرد کی، فرد بمعنی شخص واحد۔

بالقوۃ مخفی استعداد۔

بالفعل بروئے کار، نمایاں استعدادِ عمل۔

بصیرت ایک حد تک ترقی یافتہ وجدان بصیرت سے اگلا درجہ کشف کا ہے، اس کے بعد الہام کا۔

بسیط غیر مرکب ماورائے امتزاج و ترکیب بساطت، صفت حقیقت بسیطہ

تصوّر اصطلاح منطق میں تصور اس اثر کو کہتے ہیں جو اشیاء خارجہ کا انسانی دماغ پر پڑتا ہے یعنی جو وجہ ادراک ہوتا ہے تصور جزوی بھی ہوتا ہے اور کلی بھی۔

تحویل سپردگی، حوالگی، ثانوی معنی، ایک شے کا کسی دوسری صورت میں منتقل ہو جانا مثلاً پانی کا ابخرات کی صورت میں منتقل ہو جانا اسی کو استحالہ عناصر بھی کہتے ہیں یعنی عناصر کا ایک حال سے دوسرے حال میں بدل جانا۔

تعیّن حد بندی۔ لاتعیّن، غیر محدودیت۔

Marfat.com

تحلیل | کیمیاوی طریق سے کسی شے کو حل کرنا مثلاً ہوا یا پانی کے اجزا بذریعہ تحلیل معلوم کرنا۔ تحلیل کے بالمقابل ترکیب ہے یعنی بعض اجزا کو آپس میں ملا کر ان کی کیفیت و خاصۂ ثالثہ معلوم کرنا

تجرید | عطف و اضافات سے علیحدگی۔ تفریق کے معنی ہیں انفرادیت کے

جنس | جنس، فصل، نوع یہ تینوں منطقی اصطلاحیں ہیں جن کے ذریعہ سے تعریف اشیا کی جاتی ہے۔ کسی شے کی جنس قریب اور فصلِ قریب کے علم سے اس کی منطقی تعریف کی جا سکتی ہے مثلاً انسان کی تعریف حیوان ناطق ہے حیوان جنس ہے، ناطق فصل۔

جوہر | مستقل اصل اعراض۔ قائم بالذات۔

جوہر قابل | قبولِ فضائل کی صلاحیت رکھنے والا۔

حادث | بالمقابل قدیم، ایسی نو پیدا شے کو کہتے ہیں جو مسبوق بالعدم ہو یعنی عالمِ آفرینش میں اس کا وجود عارضی ہو یعنی نہ ہمیشہ سے ہو اور نہ ہمیشہ رہے۔

حیاتیات | علوم متعلقۂ حیات۔

Marfat.com

خودشعوری اجمالی شعورِ ذات۔

خودشناسی بالتفصیل معرفتِ ذات۔

دلیل دلیل و برہان استقرائی قیاسی دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ استقرا کی بنا تجربات پر اور قیاس کی قضایائے کلیہ پر ہوتی ہے۔

سوفسطائیت مغالطہ، خود فریبی۔ سوفسطائیوں کا یہ زاویہ نظر کہ تمام عالم خیالی ہے۔

شخص فردِ واحد، شخصیت، کسی شخص کے خصوصیاتِ نفسی کا مجموعہ۔

صیانت حفاظت۔

طبیعت قوّتِ مدبرۂ عالم۔

علت علت کی تین قسمیں ہیں، علتِ فاعلی، علتِ غائی، علتِ صوری علتِ فاعلی سے مراد علّتِ تحریک و تدبیر ہے علتِ غائی مقصدِ تحریک علتِ صوری سے مراد وہ صورتِ نوعیہ ہے جو صورت گرِ ہر نظامِ نوعی ہوتی ہے نظریہ وحدتِ نفس کے پیشِ نظر علتِ فاعلی و غائی صوری کا تصور نفسِ کلی سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

علّتِ تام کسی نظام کی وہ علّتِ تدبیر و تنظیم جو کسی دوسری علتِ سابقہ کی تدبیر و تنظیم میں محتاج نہ ہو۔

عناصر آج سے تقریباً سوا دو سو برس پہلے چار عناصر آگ، پانی، خاک اور ہوا مانے جاتے تھے مگر بروئے تحقیق جدید ان کی تعداد بیشتر تک

پہنچ چکی ہے بہرصورت وہ کتنے ہی ہوں ہمارے نزدیک وہ سب کے سب مظاہر و اعراض نفس ہی ہیں جیسا کہ کہا جا چکا ہے۔

علم افعال اعضا یا علم منافع اعضا | PHYSIOLOGY

علم النفس | نفس انسانی کا علم نفسیات۔

عقدہ | گرہ (بمعنی ثانوی) بھید۔

غایت | مقصد۔

غیب | وہ حقیقت جو عقل و حواس کی رسائی سے باہر ہو۔ وہ حقیقت جو غیب یعنی پوشیدہ حقیقت ہے۔

فطرت | ذی شعور مدبر نظام طبیعت و فطرت میں تابع و متبوع کا فرق ہے طبیعت تابع فطرت ہے نہ کہ فطرت تابع طبیعت قوانین فطرت ہی کے تحت ہر قوت عالم اپنا کام کر رہی ہے وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَبْدِيلًا فطرت کے قوانین بدل سکتے نہیں (قرآن پاک)

قیاس | کلی قضایا سے استخراج نتائج کو کہتے ہیں

قائم بالذات | وہ شے جو اپنے قیام میں کسی دوسری شے کی محتاج نہ ہو اور وہ جوہر واحد یعنی نفس کلی ہی ہے

قدیم | دائمی وہ صرف خدا کی ذات ہے۔

کم و کیف | مقدارات و کیفیات۔

کلیات | تصورات کلی قوانین فطرت۔

لازمی | ضروری، لزوم، لازم ہونا۔

Marfat.com

لسانِ الٰہی | قدرتی زبان DIVINE LANGUAGE۔

لاادری | وہ لوگ کہلاتے ہیں جو علم حقائقِ ماورائے طبیعات کو محال سمجھتے ہیں۔

متحیز | کسی جگہ میں پائی جانے والی شے۔

مجرّد عن المادّہ | غیر مادی شے۔

ملحد | لامذہب بخلاف منکر کے جو کسی مذہب کا معتقد بھی ہو سکتا ہے۔

مبداد معاد | آغاز و انجام۔

مشکّک | ہر تحقیق کو مشتبہ سمجھنے والے۔

معارف | اسرارِ حقیقت۔

مادّیین | مادہ پرست۔

مقصدِ حیات | زندگی کا مقصد۔

متناہی | محدود لامتناہی، غیر محدود۔

مستبعد | جو بعید از قیاس ہو۔

مادّہ | بقول مادّیین اصل کائنات، فلسفہ قدیم میں اس کو ہیولیٰ بھی کہتے ہیں۔

ماوری | برتر۔

معنیٰ | مفہوم۔

Marfat.com

نفسیات | علم نفس مگر علم نفس سابق اور حال میں بہت فرق ہے

ناقابل انفکاک | وہ کیفیت یا وہ حالت - کسی شے کے ذاتیات میں داخل ہو اور اس سے کسی صورت سے جدا نہ ہو سکے۔ مثلاً نور سے روشنی۔

وجود | مستقل ہستی، اصل وجود ہے باقی جو کچھ کائنات میں ہے، وہ ظہور وجود، تابع اصل وجود ہے۔

وحدت وجود
وحدت شہود } اس مقالہ میں ہر دو نظریات کی شرح و تفصیل ہے۔

ہمہ | کل، ہمہ اوست میں اس لفظ سے مراد ساری کائنات ہے۔

یقین | ایمان اس مکمل شعورِ وجدانی و بصیرت عرفانی کو کہتے ہیں جو نہ محتاج دلیل و حجت ہو، اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہو، اسی کا نام تصدیق بالقلب ہے۔ احساس و ادراک کا تعلق حواس و عقل سے ہے اور یقین کا وجدان و بصیرت سے، دراصل علم ایک کیف انجلائی ہے جو نفس انسانی میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ بالواسطہ حواس و عقل بھی ہوتا ہے اور براہِ راست وجدان و بصیرت سے بھی۔ عقل و حواس سے حاصل کئے ہوئے علم کا بیشتر حصہ ظنی و قیاسی ہوتا ہے، اس لئے شک و شبہ سے خالی نہیں ہوتا مگر وجدان و بصیرت سے حاصل کئے ہوئے علم میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی ہے یا یہ کہیئے کہ جس علم میں کوئی بھی شبہ ہو اسکا

Marfat.com

تعلق وجدان سے نہیں وہ کوئی گمان وہم ہے یا ظن و قیاس'۔

جو لوگ تجربہ و مشاہدہ، استقرا و قیاس ہی کی چہار دیواری میں علم کو محدود سمجھتے ہیں وہ دراصل یہ سمجھتے ہی نہیں کہ علم وہ سمند ہے جس کا کوئی کنارا ہی کہیں نہیں ہے۔

؎ انتہا علم کی حیرانی ہی حیرانی ہے

زعم دانائی کا نادانی ہی نادانی ہے

صاحبِ دل اسے ایمان و یقیں کہتے ہیں

وہ شہود اصل و حقیقت کا جو عرفانی ہے

Marfat.com

حیاتِ مابعد

(علم و بصیرت کی روشنی میں)

(از) سید ضامن حسین نقوی گویا جہان آبادی

مصنفِ فلسفہ نفس، اصلِ حیات، انسان و انسانیت

فلسفہ خودی و بیخودی، اسرارِ ہستی تجدد امثال غیرہ

Marfat.com